1

اقتصادی جائزہ

1 اقتصادی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ[1]

مالی سال24ء کے دوران استحکام کی پالیسیوں، آئی ایم ایف کے ساتھ کامیاب رابطے، صورت حال کی غیر یقینی کیفیت میں کمی اور اجناس کی عالمی قیمتیں گھٹنے کی بنا پر معاشی حالات میں بہتری آئی۔ حقیقی معاشی سرگرمی بحال ہوئی جس میں زراعت کا کردار سب سے زیادہ تھا جبکہ مہنگائی خاص طور پر سال کی دوسری ششماہی میں نمایاں طور پر کم ہوئی۔ جاری کھاتے کا خسارہ مزید گھٹ گیااور رقوم کی آمد میں بہتری آئی، جس سے زرمبادلہ ذخائربڑھانے اور شرح مبادلہ پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔ مالی یکجائی کا عمل جاری رہااور 17 برسوں میں پہلی بار بنیادی توازن میں فاضل درج کیا گیا جس نے قرض تاجی ڈی پی تناسب میں خاطر خواہ کمی لانے میں کردار ادا کیا(**جدول 1.1**)۔

مالی سال24ء کے آغاز میں معیشت متعدداقتصادی چیلنجوں سے نبرد آزما تھی۔ اگرچہ مہنگائی کم ہورہی تھی تاہم یہ اب بھی 30 فیصد کے آس پاس تھی۔ توانائی کے نرخوں میں نمایاں ردّوبدل نے،جومالی سال23ءمیں شروع ہوا تھااور مالی سال 24ءتک جاری رہا، سال کے دوران ارزانی کی رفتار کو کسی حد تک سست کر دیا۔ دوسری جانب،مالی سال 23ءمیں گندم کی پیداوار میں اضافے کے باوجود گندم کی مصنوعی قلت نے ملکی مارکیٹ میں قیمت کے دباؤ میں اضافہ کیا۔اگرچہ جون 2023ءمیں آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ سے قریب مدتی مشکلات دور ہوگئی تھیں تاہم گرتی ہوئی لیکن بلند غیر یقینی اور سٹے بازی کی سرگرمی نے زرمبادلہ مارکیٹ میں مالی سال24ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران دباؤ برقرار رکھا۔

ملکی معاشی مشکلات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک اور حکومت نے مالی سال 24ء کے دوران معاشی استحکام کے اقدامات جاری رکھے۔ مہنگائی کی مسلسل بلند سطح اور پہلی ششماہی کے دوران اس کی توقعات اور بحیرۂ احمر کے علاقے میں روز افزوں کشیدگی کی بنا پر اجناس کی عالمی قیمتوں کے بارے میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

	م س22ء	م س23ء	م س24ء
شرحِ نمو * فیصد			
حقیقی جی ڈی پی[الف]	6.2	-0.2	2.5
زراعت	4.2	2.2	6.4
صنعت	7.0	-3.7	-1.1
جس میں ایل ایس ایم	11.9	-9.8	1.1
خدمات	6.7	0.0	2.2
قومی صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط)[الف]	12.1	29.2	23.4
قومی ص اق (سال بسال، جون)	21.3	29.4	12.6
نجی شعبے کا قرضہ[ب]	17.4	2.3	4.0
رسد زر (ایم ٹو)[ب]	13.6	14.2	16.1
برآمدات[ب]	26.7	-14.2	11.6
درآمدات[ب]	31.8	-26.3	0.9
ٹیکس محاصل-ایف بی آر[ج]	28.9	16.7	29.9
شرح مبادلہ (اضافہ / کمی فیصد)[ب]	-23.1	-28.4	2.7
پالیسی ریٹ (آخر مدت)[ب]	13.75	22.0	20.5
ملین ڈالر			
اسٹیٹ بینک ذخائر (آخر مدت)[ب]	9,815	4,445	9,390
کارکنوں کی ترسیلات[ب]	31,279	27,333	30,251
جاری کھاتے کا توازن[ب]	-17,481	-3,275	-665
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی توازن[د]	-7.9	-7.8	-6.8
مالیاتی بنیادی توازن	-3.1	-1.0	0.9
کل سرکاری قرض	73.9	74.9	67.4
جاری کھاتے کا توازن	-4.7	-1.0	-0.2
سرمایہ کاری[الف]	15.6	14.1	13.2

* مالی سال22ء، مالی سال 23ءاور مالی سال 24ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو اور اس کے ذیلی اجزا سے متعلق اعدادوشمار 16-2015ء کی مستقل بنیادی قیمتوں پر ہیں اور بالترتیب حتمی، نظر ثانی شدہ اور عبوری تخمینوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: [الف] پاکستان دفتر شماریات؛ [ب] اسٹیٹ بینک؛ [ج،د] وزارت خزانہ

حال نے اسٹیٹ بینک کو سخت زری پالیسی موقف جاری رکھنے پر مجبور کیا۔ تاہم مالی سال24ء کی دوسری ششماہی میں عمومی اور قوزی مہنگائی میں تقریباً مسلسل کمی کے رجحان نے بیرونی کھاتوں کی پوزیشن میں بہتری کی بنا پر اسٹیٹ بینک کو جون 2024ء میں پالیسی ریٹ کو 150 بیسس پوائنٹس کم کر کے 20.5 فیصد پر لانے

---

[1] اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیہ اور تخمینے مالی سال 24ء کے اعداد وشمار کے نتائج پر تیار کیے گئے تھے اور اس وقت تک کے اعداد و شمار اور حالات کے پیش نظر ستمبر 2024ء میں انہیں حتمی شکل دی گئی۔

کے لیے کچھ گنجائش فراہم کی۔[2] مزید بر آں، مالیاتی استحکام صحیح راستے پر رہا اور بنیادی فاضل اس سے زیادہ رہا جتنا مالی سال 24ء کے بجٹ میں تجویز کیا گیا تھا۔

نسبتاً ساز گار عالمی اقتصادی ماحول سے مالی سال 24ء کے دوران ملکی دشواریوں کے اثرات کسی حد تک کم ہوئے۔ خاص طور پر، اجناس کی عالمی قیمتوں میں مالی سال 23ء کے بعد سے کمی کا رجحان جاری رہا جس کی وجہ بنیادی طور پر توانائی کی قیمتوں میں کمی تھی۔ نان اوپیک پلس ممالک سے خام تیل میں قابل ذکر اضافے نے اوپیک کے رکن کی طرف سے پیداوار میں کٹوتی اور مشرق وسطیٰ میں سیاسی کشیدگی کے اثرات کی تلافی کر دی۔ اسی طرح قدرتی گیس کی قیمتیں بھی ساز گار موسم کی وجہ سے کم ہوئیں اور یورپ میں صنعتی سرگرمیاں سست ہونے سے طلب میں کمی آئی۔ ان حالات کے ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی پر مثبت اثرات پہنچے۔

ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی مالی سال 24ء میں کورونا سے پہلے کی سطح پر واپس آنا شروع ہو گئی (**اشکال 1.1الف اور 1.1ب**)۔ ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں دونوں میں قوزی گرانی بھی معتدل ہوئی۔ تاہم شعبہ خدمات میں نسبتاً جامد مہنگائی نے قوزی گرانی میں اعتدال کی رفتار کو سست کر دیا۔ کم نہ ہونے والے مہنگائی کے مضمر دباؤ کے پیش نظر بڑی ترقی یافتہ معیشتوں میں مرکزی بینکوں نے محتاط انداز اپنایا اور مالی سال 24ء کے دوران تخفیفی زری پالیسی کے موقف بر قرار رکھا۔ تاہم مالی سال 24ء کے دوران بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں مرکزی بینکوں نے زری نرمی اختیار کی (**شکل 1.2**)۔ ان حالات سے عالمی نمو کی رفتار کو بر قرار رکھنے میں مدد ملی۔

ساتھ ہی ملکی معاشی حالات میں بھی بحالی کے ابتدائی آثار نظر آنے لگے۔ حقیقی جی ڈی پی میں مالی سال 24ء کے دوران پچھلے سال کے سکڑاؤ کے مقابلے میں معتدل نمو درج کی گئی۔ اس نمو میں شعبہ زراعت پیش پیش رہا جس کا سبب بنیادی طور پر اہم فصلوں کی پیداوار میں بہتری ہے خاص طور پر گندم اور چاول کی ریکارڈ فصلیں، اور کپاس کی دگنے سے زیادہ پیداوار۔ اگرچہ ان فصلوں کے زیر کاشت رقبہ میں توسیع ہوئی تاہم فصل کی یافت میں بہتری نے غالب حصہ ڈالا، جو مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ بنتا ہے (**شکل 1.3**)۔ متعدد معاون عوامل، بشمول موافق موسمی حالات، خام مال کی بہتر دستیابی اور امدادی قیمتوں کا بروقت اعلان مالی سال 24ء میں اہم فصلوں کی بحالی کی وضاحت کرتے ہیں۔

شکل نمبر 1.1 الف: ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) میں مہنگائی کے رجحانات*

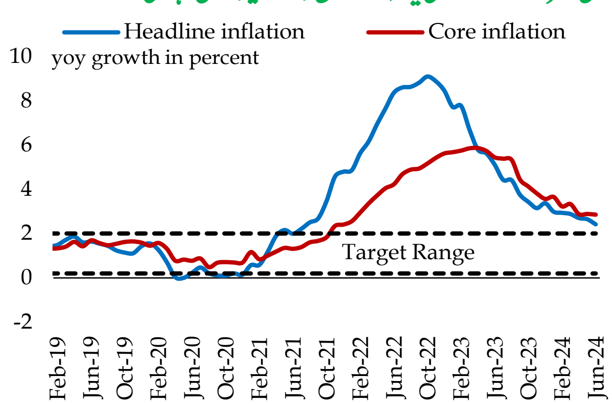

شکل نمبر 1.1 ب: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی یافتہ معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں مہنگائی کے رجحانات**

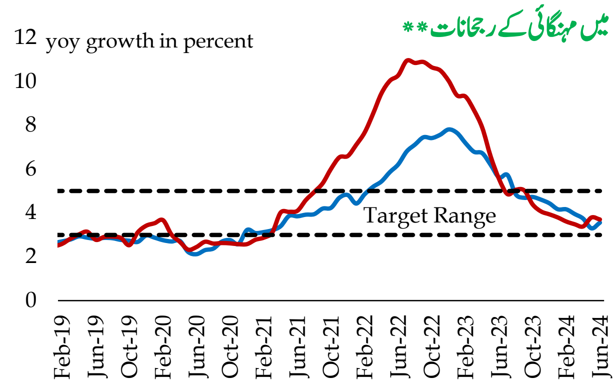

Note: Samples comprise 30 AEs in Figure 1.1a and 43 EMDEs in Figure 1.1b; *median inflation

Sources: Haver Analytics and World Bank

[2] اسٹیٹ بینک نے جولائی 2024ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 100 بی پی ایس اور ستمبر میں 200 بی پی ایس کی کمی کر کے اسے 17.5 فیصد کر دیا۔

شکل 1.2: ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مرکزی بینکوں میں شرح سود کی کٹوتیاں

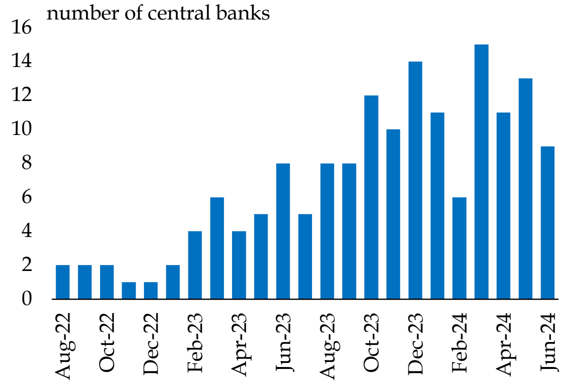

Note: Sample comprises 43 EMDEs
Source: Haver Analytics

حکومت نے مالی سال 23ء کے دوران گندم کے لیے کم از کم امدادی قیمت میں نمایاں اضافے کا اعلان کیا تھا جسے مالی سال 24ء میں اس سطح پر برقرار رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت نے مارچ 2023ء میں بوائی کا موسم شروع ہونے سے عین پہلے کپاس کی امدادی قیمت کا اعلان بھی کیا۔ اس سے کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ مالی سال 24ء کے دوران ان فصلوں کا زیر کاشت رقبہ بڑھائیں۔ اسی طرح بہتر برآمدی امکانات نے چاول کے زیر کاشت رقبے کو بڑھانے کی ترغیب دی۔ زیادہ منافع کی امید میں کسانوں نے فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقے اپنائے، جیسے تصدیق شدہ بیجوں اور کھاد کا زیادہ استعمال ۔ اس دوران پانی کی دستیابی تقریباً پورے مالی سال 24ء کے دوران تسلی بخش رہی۔ اگرچہ بارشوں کچھ بے ترتیبی رہی تاہم سال کے بیشتر حصے کے دوران اس کی مقدار پچھلے دس برسوں کی اوسط کے قریب رہی۔ مالی سال 23ء کے مقابلے میں نہری پانی کے استعمال میں بھی اضافہ ہوا۔ مزید برآں، کسان پیکیج کے تحت قرضوں کی فراہمی میں اضافے نے مالی سال 24ء کے دوران فصل کی پیداوار کو مزید سہارا دیا۔ ان عوامل نے مل کر گندم، چاول اور گنے کی پیداوار کو تاریخی سطح تک پہنچا دیا جبکہ کپاس کی پیداوار بھی بحال ہوگئی جبکہ مالی سال 23ء میں اس میں کمی ہوئی تھی (شکل 1.3)۔

تاہم مالی سال 24ء کے دوران زراعت کی مضبوط کارکردگی کے ہمراہ صنعت میں بحالی نہیں ہوئی۔ صنعت کے اندر بڑے پیمانے پر اشیاسازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 24ء میں 1.1 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ مالی سال 23ء میں 9.8 فیصد کے شدید سکڑاؤ کے بعد آنے والی بحالی تھی۔ اگرچہ ایل ایس ایم میں یہ معتدل اضافہ نسبتاً وسیع البنیاد تھا جس میں 22 ذیلی شعبوں میں سے 10 میں پیداوار بڑھی جبکہ مالی سال 23ء میں صرف چار میں بڑھی تھی تاہم ان میں سے زیادہ تر شعبے مالی سال 22-21ء کے دوران ہونے والی اوسط پیداوار کی سطح تک نہیں پہنچ سکے۔ زیادہ تر پٹرولیم مصنوعات، ملبوسات اور دواسازی نے ایل ایس ایم کی معتدل بحالی میں حصہ ڈالا۔

بہتر برآمدی مواقع اور بہتر سیالیت کی صورت حال نے سال کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی ملکی فروخت میں کمی کے باوجود ریفائنریز کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دی۔ دوسری طرف ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن

شکل نمبر 1.3: حقیقی جی ڈی پی نمو میں اہم فصلوں کا حصہ

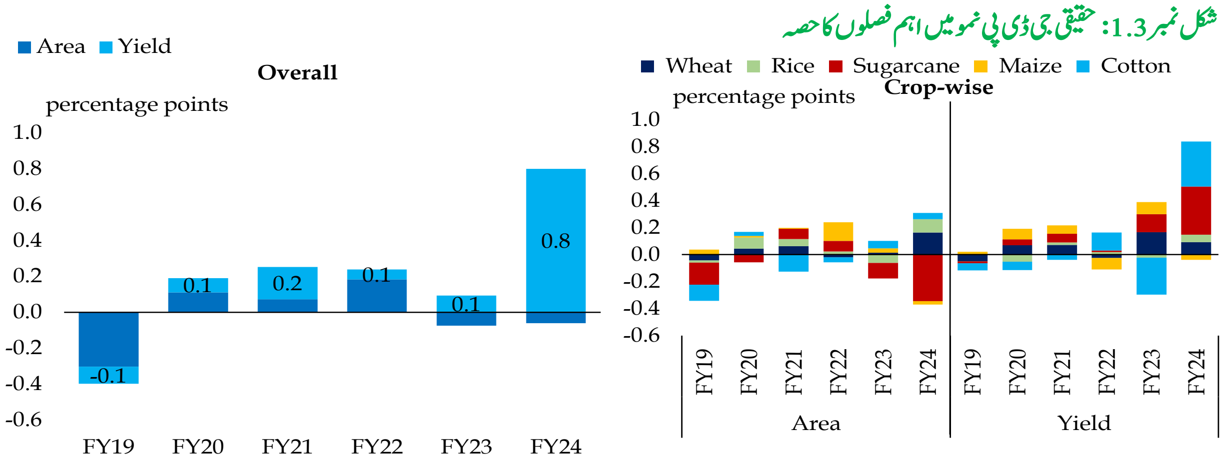

Sources: Ministry of National Food Security and Research; SBP staff calculations

نے فارما انڈسٹری کو مقامی طلب کو پورا کرنے کے لیے پیداوار بڑھانے کی ترغیب دی۔ تاہم دو بڑے شعبوں، گاڑیوں اور ٹیکسٹائل میں مسلسل سست روی نے ایل ایس ایم کی پیداوار میں مناسب بحالی کو روک دیا۔ خاص طور پر سوتی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار مالی سال24ء کے دوران ملکی کپاس کی پیداوار میں خاصی بہتری کے باوجود مالی سال06ء کے بعد سے کم ترین سطح پر آگئی۔

مالی سال24ء کے دوران بہت سے عوامل کی بنا پر صنعتی سرگرمیاں کم رہیں۔ ان میں توانائی کی قیمتوں میں اضافہ، بلند مہنگائی جس نے گھرانوں کی قوت خرید کو کم کر دیا، قرض کی بلند لاگت اور جاری سیاسی غیر یقینی صورت حال کے باعث ترقیاتی اخراجات میں کمی شامل تھی۔ حکومت کی جانب سے برآمدی صنعتوں کو توانائی کی سبسڈی کی شکل دی گئی رعایت کی واپسی اور ساتھ ہی کمزور بیرونی طلب کا بھی مالی سال 24ء کے دوران ٹیکسٹائل کی پیداوار پر اثر پڑا۔ مزید برآں، گاڑیوں کی صنعت بھی پچھلے دو برسوں میں سخت میکرو پروڈینشل ضوابط اور گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافے سے متاثر ہوئی۔

زراعت کی پیداوار میں اضافے اور ایل ایس ایم میں معمولی بحالی کے ہمراہ درآمدی حجم میں اضافے کے اثرات تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کی خدمات تک پھیل گئے۔ اس دوران صوبائی اخراجات میں اضافے نے تعلیمی خدمات کی قدر اضافی بھی بڑھائی۔ تاہم پست طلب اور بلند آپریشنل لاگت نے مالی سال24ء کے دوران خدمات کے شعبے کی نمو کو محدود کر دیا۔

تاہم اخراجات میں حقیقی جی ڈی پی کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجی کھپت کا غالب حصہ رہا جبکہ مالی سال 24ء کے دوران سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے سال کمی ہوئی۔ دشوار سیاسی اور کاروباری ماحول نے سال کے دوران اشیاسازی کی صنعتوں کی استعداد میں اضافے کے لیے نجی شعبے کی ترغیبات کو متاثر کیا۔ تاہم زراعت کا شعبہ نجی سرمایہ کاری کو بدستور اپنی طرف متوجہ کرتا رہا جو ماحولیات سے متعلق چیلنجوں اور تیزی سے پگھلتے ہوئے گلیشیئرز سے نمٹنے کے حوالے سے اچھا شگون ہے (**باکس 2.1**)۔ تاہم اس شعبے کی پائیداری اور غذائی تحفظ سے متعلق خطرات کو کم کرنے کے لیے پالیسی پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے۔

زرعی پیداوار میں اضافے نے مالی سال24ء کے دوران جاری کھاتے کے توازن پر بھی مثبت اثر مرتب کیا۔ پست ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے ساتھ فصلوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافے نے درآمدات کو مالی سال 23ء کی سطح کے قریب رکھنے میں مدد دی۔ علی الخصوص، مالی سال 24ء کے دوران ملکی کپاس کی پیداوار میں تیزی نے درآمدی بل میں 1.2 ارب امریکی ڈالر کی کمی کر دی۔ اسی طرح غذائی اجناس کی بلند پیداوار برآمدات میں حجم کی بنا پر نمایاں

شکل 1.4 الف: پاکستان کا توازن ادائیگی

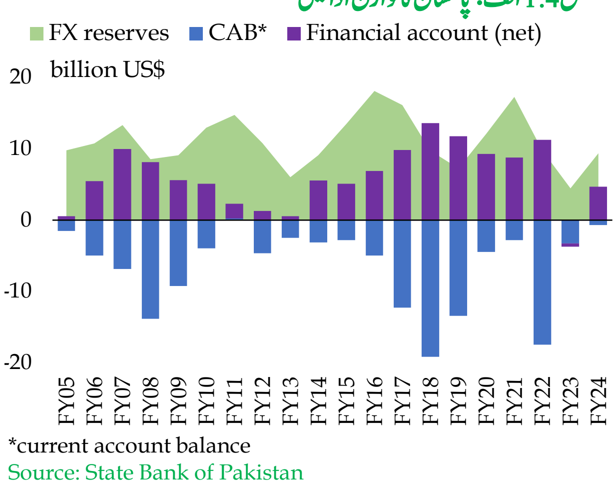

*current account balance
Source: State Bank of Pakistan

شکل 1.4ب: م س24ء میں شرح مبادلہ اور کرب پریمیم

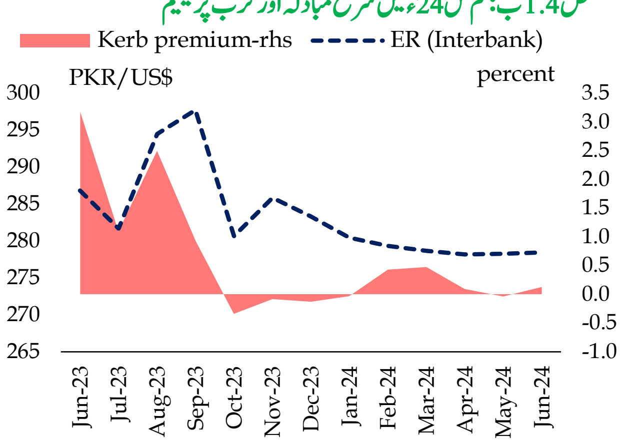

بحالی کا سبب بنی۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ، جس نے برآمد کنندگان کو بھارت کی جانب سے برآمدی پابندی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنایا، چاول کی برآمدات میں 1.3 ارب ڈالر کے ریکارڈ اضافے کا سبب بنا جو مالی سال 24ء میں 3.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ مزید یہ کہ خدمات کی برآمدات میں آئی سی ٹی برآمدات نے نمایاں حصہ ڈالا (باکس 6.2)۔ ان عوامل کے مشترکہ اثر کے ساتھ کارکنوں کی ترسیلات زر کی معتدبہ بحالی نے جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی کی بنیاد رکھی، جو مالی سال 24ء میں گھٹ کر جی ڈی پی کے 0.2 فیصد تک پہنچ گیا جو تیرہ سال کی پست ترین سطح ہے۔

متعدد ملکی اور عالمی عوامل کی بنا پر کارکنوں کی ترسیلات زر میں قابل ذکر نمو ہوئی اور مالی سال 24ء کے دوران تمام راہداریوں سے آنے والی رقوم میں اضافہ رپورٹ کیا گیا۔ خاص طور پر گرتی ہوئی عمومی مہنگائی اور ترقی یافتہ معیشتوں میں مضبوط لیبر منڈیوں کے ساتھ خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں روزگار کے بہتر مواقع نے ان راہداریوں سے ترسیلات زر میں اضافے کو ممکن بنایا۔ اس کے علاوہ حکومتوں کے انتظامی اقدامات اور اسٹیٹ بینک کی متعارف کردہ ایکسچینج کمپنی کی اصلاحات نے بازار مبادلہ میں احساسات کو ٹھنڈا کیا۔ اس کی وجہ سے انٹربینک اور اوپن مارکیٹ کے درمیان تفاوت کم ہوا جس سے مالی سال 24ء کے دوران باضابطہ چینلز کے ذریعے ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ تجارتی توازن میں بہتری اور ترسیلات زر میں مضبوط نمو نے مالی سال 24ء کے دوران سود کی ادائیگیوں میں اضافے اور منافع و منافع منقسمہ کی بیرون ملک واپسی کی بنا پر بنیادی آمدنی کے خسارے میں اضافے کی تلافی کر دی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی کے ہمراہ رقوم کی خالص آمد میں بہتری سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کو بڑھانے میں مدد ملی (**شکل 1.4 الف**) اور مالی سال 24ء کے دوران زرمبادلہ مارکیٹ میں استحکام پیدا ہوا۔ آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے کی کامیاب تکمیل نے دیگر کثیر جہتی اور دوطرفہ بیرونی قرض دہندگان سے سرکاری رقوم کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں پاکستان کی سعودی تیل کی سہولت تک رسائی بھی جاری رہی اور وہ دوست ممالک سے ڈپازٹس حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ مزید برآں، مالی سال 24ء میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا جو مالی سال 23ء میں بھاری کمی کے بعد مالی سال 22-21ء کی اوسط سطح تک پہنچ گئی۔ دوران سال این پی سیز میں آنے والی رقوم بھی کچھ بڑھ گئیں جس کا بنیادی سبب شرح منافع میں اضافہ تھا جبکہ مالی سال 23ء کے دوران خالص اخراج ہوا تھا۔ ان رقوم اور زرمبادلہ مارکیٹ میں بہتر احساسات کی بنا پر ستمبر 2023ء سے جون 2024ء (**شکل 1.4 ب**) کے دوران روپے کی قدر میں 9.8 فیصد اضافہ ہوا، جس کے ساتھ کرب پریمیم مالی سال 23ء کی سطح کے تقریباً پانچویں حصے (بیس فیصد) تک گر گیا۔

غذائی اجناس کی بہتر فراہمی، روپے کی قدر میں اضافے، غذائی اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں اور مسلسل تخفیفی زری اور مالیاتی پالیسیوں کے مشترکہ اثرات

شکل 1.5 الف: ص اق مہنگائی کی ہیئت ترکیبی-شہری

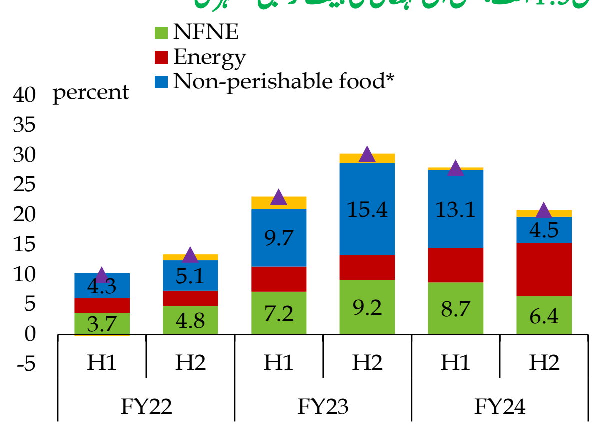

شکل 1.5 ب: ص اق مہنگائی کی ہیئت ترکیبی-دیہی

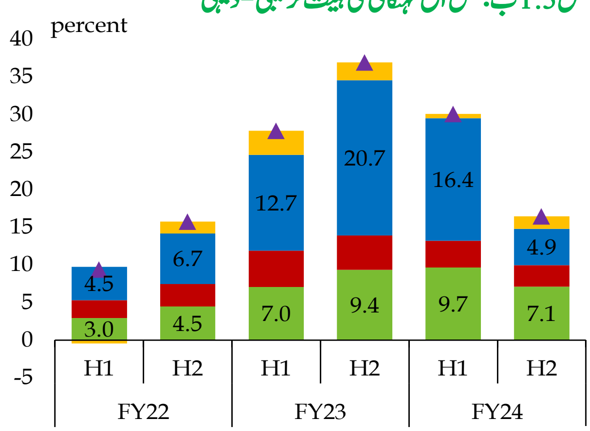

*inclusive of alcohal beverges and readymade food
Sources: State Bank of Pakistan; SBP staff calculations

نے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی میں تیزی سے کمی کر دی۔ جون 2024ء میں سال بسال مہنگائی گر کر 12.6 فیصد ہو گئی جو دو سال کی پست ترین سطح ہے جبکہ مئی 2023ء میں یہ 38.0 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ تاہم دوران سال توانائی خصوصاً گیس کے نرخوں میں نمایاں اضافے نے مہنگائی میں کمی کی رفتار کو روکا۔ خاص طور پر شہری مہنگائی میں توانائی گروپ کا حصہ پہلی ششماہی میں تقریباً پانچویں حصے (بیس فیصد) سے بڑھ کر مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں تقریباً نصف ہو گیا (**اشکال 1.5 الف اور 1.5 ب**)۔ توانائی کی سرکاری قیمتوں میں اضافے اور اہم غذائی اجناس کی مصنوعی قلت نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ کو قدرے بلند رکھا تھا۔ تاہم حکومت کی انتظامی کاوشوں، گندم کی درآمدات اور کپاس کی پیداوار میں اضافے نے غذائی اجناس کی صورت حال کو بہتر بنادیا اور مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں غذائی قیمتوں پر دباؤ کو خاصا کم کر دیا۔

مجموعی طور پر اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 24ء میں کم ہو کر 23.4 فیصد پر آ گئی، جو مالی سال 23ء میں 29.2 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ مالی سال 24ء میں توانائی کا حصہ کئی عشروں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا جس کا سبب توانائی کی سرکاری قیمتوں میں بڑے اضافے تھے (**شکل 1.6**)۔ توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں آپریشنل لاگت میں اضافے اور مہنگائی کی توقعات میں اضافے کے ذریعے مضمر مہنگائی میں بھی شامل ہوئیں۔ اس سے مالی سال 24ء کے دوران عمومی مہنگائی کی نسبت قوزی مہنگائی میں کمی کی رفتار سست ہو گئی۔

توانائی کے شعبے میں دیرینہ نااہلی کے نتیجے میں بجلی اور گیس کے گردشی قرضوں کا کافی ذخیرہ جمع ہو گیا ہے (**باکس 3.1**)۔ حکومت نے مالی سال 19ء میں بجلی کی قیمتوں میں ردوبدل شروع کی تاکہ بجلی کے نرخوں کو لاگت کی وصولی کی سطح کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے اور گردشی قرضے کے اسٹاک کو کم کیا جا سکے۔ ان کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے حکومت نے مالی سال 24ء کے دوران گیس چارجز میں نمایاں اضافہ متعارف کرایا۔ ان قیمتوں میں ردوبدل سے، اگرچہ ارزانی کی رفتار کم ہوئی تاہم سال کے دوران توانائی کی زراعانت میں کمی کے ذریعے مالیاتی بوجھ کو کم کرنے میں مدد ملی۔

جی ڈی پی کے لحاظ سے محاصل میں قابل ذکر اضافے کے ہمراہ زر اعانت اور ترقیاتی اخراجات میں کمی نے مالی سال 24ء کے دوران حکومت کو توقع سے زیادہ مالی یکجائی حاصل کرنے میں مدد دی۔ بنیادی توازن میں مالی سال 24ء میں 0.9 فیصد کا فاضل درج کیا گیا جو مالی سال 07ء کے بعد پہلی بار ہوا جبکہ بجٹ میں ہدف جی ڈی پی کا 0.4 فیصد تھا۔ دوسری جانب سودی ادائیگیاں بڑھتی رہیں جو حکومتی ٹیکس محاصل کے دو تہائی سے زیادہ حصے کے برابر تھیں۔

شکل 1.6: ص اق مہنگائی کی طویل مدتی ہیئت ترکیبی (شہری)

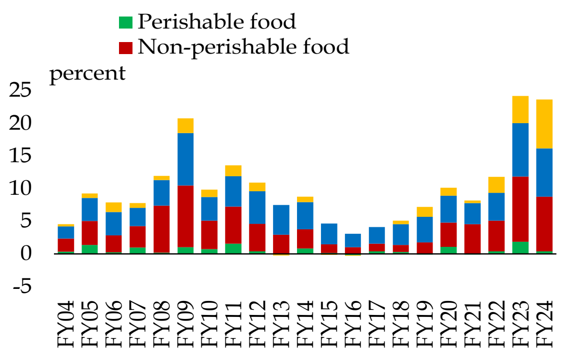

Note: FY02-09 numbers are on base year FY00, FY09-17 numbers are on FY08, and FY17-23 numbers are on FY16
*urban indices are used from FY17 onwards
Sources: PBS and SBP staff calculations

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، مالی سال 24ء کے دوران اگرچہ ٹیکس کی وصولی میں قابل ذکر اضافہ دیکھنے میں آیا، تاہم بڑی تحریک نان ٹیکس محاصل سے آئی۔ مالی سال 24ء کے دوران نان ٹیکس محاصل میں سب سے بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں اضافے کا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت نے مالی سال 24ء کے دوران پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) کی شرح میں مزید اضافہ کیا، جس نے پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کے باوجود وصولی کو بڑھایا۔ ٹیکس کی وصولی میں اگرچہ براہ راست ٹیکس تیزی سے بڑھتا رہا تاہم مالی سال 24ء کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں کی بحالی بھی ہوئی۔ ٹیکس سے متعلق اقدامات، ٹیکس کی شرح میں اضافے اور بعض ٹیکس مستثنیات کے خاتمے، اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی، گرتی ہوئی لیکن پھر بھی بلند مہنگائی اور بلند شرح سود، ان سبھی عوامل نے مالی سال 24ء کے دوران ٹیکس وصولی بڑھانے میں مدد کی۔ تاہم ٹیکس وصولی میں تیزی سے نمو کے باوجود ایف بی آر کے ٹیکسوں میں جی ڈی پی کے لحاظ سے معمولی

اضافہ ہوا۔ اس سے ٹیکس کی وصولی میں معقول اور پائیدار اضافے کے لیے ٹیکس پالیسی کاوشوں کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

مالیاتی یکجائی اور شرح مبادلہ میں اضافے کی بنا پر خاطر خواہ نوقدرپیمائی فوائد کے نتیجے میں مالی سال 24ء کے دوران جی ڈی پی کے لحاظ سے سرکاری قرضوں میں قابل ذکر کمی آئی۔ اس کی بڑی وجہ بیرونی قرضوں میں کمی تھی جس کی وضاحت بنیادی طور پر اہم بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے نیز امریکی ڈالر کی نسبت روپے کی مضبوطی سے ہونے والے نوقدرپیمائی فوائد سے ہوتی ہے۔ ملکی قرضہ جی ڈی پی کے لحاظ سے بھی کم ہوا۔ تاہم بیرونی مالکاری کی بجٹ سے کم دستیابی کے نتیجے میں حکومت کا اپنی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکوں پر انحصار بڑھا۔ طویل مدتی تمسکات میں مارکیٹ کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیش نظر حکومت نے زیادہ تر طویل مدتی تمسکات کے ذریعے اپنی مالکاری کی ضروریات پوری کیں، جس سے ملکی قرضوں کے خاکہ عرصیت میں بہتری آئی۔ اگرچہ قرض تا جی ڈی پی تناسب میں کمی حوصلہ افزا پیش رفت ہے، تاہم معاشی استحکام کے نقطہ نگاہ سے اسے مزید نیچے لانا ناگزیر ہے۔ اس سے مالیاتی اصلاحات کی رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت کو تقویت ملتی ہے تاکہ درمیانی مدت میں بنیادی فاضل کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکے۔

حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں اضافے سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی اور خام مال کی بلند لاگت کے باعث مالی سال 24ء میں نجی شعبے کا قرض بھی بڑھ گیا۔ اس دوران بیرونی کھاتے میں بہتری نے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) کو بڑھانے میں کردار ادا کیا اور مالی سال 24ء میں زرِ وسیع کی نمو بڑھ گئی۔ تاہم زری پالیسی کے سخت موقف کے مطابق زری مجموعوں میں نمو نامیہ جی ڈی پی نمو سے کافی کم رہی۔ نیز منافع کی پرکشش شرحوں کے باعث ڈپازٹس میں تیزی سے اضافہ ہوا، جبکہ زیرِ گردش کرنسی مالی سال 24ء میں تقریباً پچھلے برسوں کی سطح پر رہی اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ نتیجتاً، جون 2024ء کے آخر میں کرنسی تا ڈپازٹ تناسب بہتر ہو کر 33.6 فیصد ہو گیا ہے جو جون 2023ء کے آخر میں 41.1 فیصد تھا۔

مالی سال 24ء کے دوران معاشی حالات میں بہتری کے باوجود معیشت کو درپیش دیرینہ ساختی مسائل معاشی استحکام کے لیے خطرات کا باعث بنے رہے۔ مشکل کاروباری حالات کے پیش نظر سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے سال کمی آئی اور وہ مالی سال 24ء میں پست ترین سطح پر آ گئی۔ مسلسل کم اور جمود کا شکار سرمایہ کاری نے، جو کم بچت کی وجہ سے محدود ہے، صنعت کاری کی رفتار میں رکاوٹ بن کر بیرونی کھاتے پر دباؤ کے بغیر پائیدار نمو برقرار رکھنے کی پاکستان کی صلاحیت کا گلا گھونٹ دیا ہے **(باکس 2.2)**۔ کم پیداواری صلاحیت اور موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے خطرے کے پیش نظر زرعی شعبہ جی ڈی پی میں اپنے کافی حصے کے باوجود ہمیشہ اقتصادی نمو میں قائدانہ کردار ادا نہیں کر سکتا۔

اس تناظر میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی ضرورت پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔ خاص طور پر ٹیکنالوجی پر مبنی صنعتوں کو ترقی دینے اور بلند معاشی نمو کا مستحکم اور پائیدار دور شروع کرنے کی خاطر برآمدی تنوع کی حوصلہ افزائی اور بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو جذب کرنے کے لیے طبعی اور انسانی سرمائے میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، برآمدی آمدنی میں بھرپور اضافے کے لیے معاون کاروباری ماحول، انتظامی رکاوٹوں کو دور کرنے، املاکِ دانش کے حقوق کے نفاذ اور برآمدات پر مبنی صنعتوں میں تحقیق و ترقی میں اضافہ ہونا چاہیے **(باکس 6.1)**۔

تاہم سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے حکومتی وسائل کے پائیدار بہاؤ کی ضرورت ہے۔ اگرچہ مالی سال 24ء میں ٹیکس محاصل میں بڑا اضافہ دیکھا گیا تاہم یہ زیادہ تر گردشی عوامل کی بنا پر آیا جیسے بلند شرح سود اور مہنگائی۔ ٹیکس پالیسی اور بندوبست کے موثر استعمال کے ذریعے ٹیکس محاصل کو بڑھانے اور ٹیکس اساس کو توسیع دینے کی کوششوں کا فقدان **(باکس 4.1 اور 4.2)**۔

اس کے ساتھ ساتھ حکومتی اخراجات کم کرنے کے دیرینہ ایجنڈے پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس میں حکومت کے اندر بے کار اور غیر ضروری وظائف کو ختم کرنا، حکومتی کارروائیوں میں کارکردگی بہتر بنانے والی اصلاحات لانا اور تنظیمی ڈھانچوں کو کم کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ، توانائی اور اجناس کی ناقص

ہدفی زراعانت کو کم کرنے اور ریاستی ملکیتی اداروں میں ضروری اصلاحات لانے کی ضرورت ہے۔ ان کا نہ صرف بہت بڑا مالیاتی بوجھ ہے بلکہ خدمات کی ناقص فراہمی، مسابقت کی حوصلہ شکنی اور وسائل کے مؤثر اختصاص میں منڈی کی قوتوں کے کردار میں رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ سے ملک کی نمو کی صلاحیت کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اس تناظر میں بجلی کا شعبہ، جس کا حصہ گھاٹے میں چلنے والے ریاستی ملکیتی اداروں میں بہت زیادہ ہے، شعبہ جاتی پالیسی مسائل اور ریاستی ملکیتی اداروں کے نقصانات کے گٹھ جوڑ پر 'باسکٹ کیس' کی حیثیت رکھتا ہے۔

توانائی (بجلی اور گیس) کی غیر ہدفی زراعانت، نرخوں میں تاخیر سے ردوبدل اور خاص طور پر نجکاری اور قیمتوں کی ڈی ریگولیشن سے متعلق اصلاحات کی سست رفتار نے توانائی کے شعبے کی ناقص عملی کارکردگی کے اثرات کو بڑھا دیا ہے۔ مزید برآں، بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام کی خستہ حالت سے مطابقت نہ رکھنے والی اضافی پیداواری صلاحیت اور گردشی قرضوں میں زبردست اضافہ کرنے والی بھاری کیپے سٹی ادائیگیوں کے مالیاتی کارکردگی، مہنگائی کی حرکیات اور صنعتی پیداوار پر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ان دشواریوں کے پیش نظر حکومت نے مالی سال 23ء سے قیمتوں میں خاصی تبدیلیاں کی ہیں تاکہ قیمتوں کو وصولی کی سطح کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے۔ تاہم ترسیل اور تقسیم کے شعبے میں عملی کارکردگی میں بہتری کے لیے ان کوششوں کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے کیپے سٹی ادائیگیوں کے اہم حصے کے پیش نظر شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے بجلی کی خودمختار کمپنیوں (آئی پی پیز) کی استعدادیعنی کیپے سٹی کے استعمال کی نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔

اس طرح کے شعبہ جاتی پالیسی اور ضوابطی مسائل سے نمٹنا ریاستی ملکیتی اداروں کی اصلاحات کے حوالے سے اہم ترین امر ہے، جنہیں گھاٹے میں جانے والے اور منافع بخش ریاستی ملکیتی اداروں دونوں میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم اس کے ہمراہ نظم و نسق کو مضبوط بنانے کے لیے ریاستی ملکیتی اداروں کے قانونی اور پالیسی ڈھانچے، جو حال ہی میں متعارف کرائے گئے، کا مناسب نفاذ ہونا چاہیے جس کے بعد ریاستی ملکیتی اداروں کے کاروباری آپریشنز میں موزوں اصلاحات کی جائیں۔ پاکستان کی معیشت پر ریاستی ملکیتی اداروں کے اثرات کے پیش نظر اس رپورٹ میں پاکستان میں ریاستی ملکیتی اداروں کی اصلاحات سے متعلق ایک خصوصی باب شامل ہے۔ اس باب میں بہترین عالمی روایات کی روشنی میں ریاستی ملکیتی اداروں میں تاریخی اور جاری اصلاحات کے ساتھ پاکستان کے تجربات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ریاستی ملکیتی اداروں میں ملازمین کے خدشات کا موزوں انتظام کرنے اور سیاسی اتفاق رائے کے حصول سمیت کامیاب اصلاحات کے کلیدی اجزا کا خاکہ پیش کیا گیا ہے کیونکہ ان دونوں محاذوں پر ناکامی نے ریاستی ملکیتی اداروں کی اصلاحات کو ماضی میں کئی بار راستے سے ہٹادیا ہے۔

1.2 اقتصادی منظرنامہ

بلند تعدد کے اظہاریوں کے بارے میں تازہ ترین اعداد و شمار مالی سال 25ء میں معاشی حالات میں مزید بہتری کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ اور اس کے ہمراہ ستمبر 2024ء میں آئی ایم ایف بورڈ کی طرف سے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کی منظوری سے توقع ہے کہ سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا اور پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ مزید اپ گریڈ ہوگی۔[3] یہ پیش رفت کثیر جہتی قرض دہندگان نیز نجی سرمایہ کاروں کی جانب سے بیرونی رقوم کے لیے راستہ ہموار کرسکتی ہے۔ مزید برآں، آئی ایم ایف کے تازہ ترین عالمی اقتصادی منظرنامے کے مطابق اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان برقرار ہے جبکہ عالمی نمو مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ ان حالات نے پاکستان کے قریب مدتی معاشی منظرنامے کو بہتر کیا ہے (**جدول 1.2**)۔ تاہم، توانائی کی عالمی قیمتوں میں اندرونی اتار چڑھاؤ اس منظرنامے کے لیے کچھ خطرات کا سبب بن سکتا ہے۔

مہنگائی کے کم ہوتے دباؤ کے باعث اسٹیٹ بینک نے حالیہ ماضی میں طویل ترین مدت تک زری پالیسی کے سخت موقف کو برقرار رکھنے کے بعد پالیسی ریٹ کو کم کرنا شروع کردیا ہے۔ توقع ہے کہ قرض کی پست لاگت اور اس کے ساتھ بیرونی پوزیشن میں بہتری اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی مل کر مالی سال 25ء کے

[3] موڈیز نے اگست 2024ء میں پاکستان کی مقامی اور بیرونی کرنسی کی درجہ بندی کو Caa3 سے اپ گریڈ کر کے Caa2 کر دیا۔

دوران صنعت اور خدمات کے شعبوں میں توسیع کو سہارا دے گی۔ اس دوران مالی سال 25ء کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات نمایاں طور پر بڑھا کر رکھا گیا ہے جو معاشی سرگرمیوں کو مزید فروغ دے سکتا ہے۔ بلند تعدد کے طلبی اظہاریے بھی اپنی زیریں ترین حد کو پہنچنے کے امکانات ظاہر کر رہے ہیں، جبکہ ایل ایس ایم میں دسمبر 2023ء میں تقریباً مسلسل بہتری دیکھی گئی ہے۔ تاہم خریف کی فصلوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات بتاتی ہیں کہ ہو سکتا ہے زرعی شعبہ مالی سال 25ء میں اپنی نمو کی رفتار کو برقرار نہ رکھ سکے۔ یکم ستمبر 2024ء تک کے ابتدائی تخمینوں کے مطابق گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کپاس کی آمد میں 59.7 فیصد کی کمی رپورٹ کی گئی۔ اس صورت حال کے پیش نظر، مالی سال 25ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 2.5-3.5 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔

جدول 1.2: مالی سال 25ء کے معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

	ہدف	اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں
شرح نمو (فیصد)		
حقیقی جی ڈی پی[الف]	3.6	2.5-3.5
ص اق (اوسط)[الف]	12.0	11.5-13.5
ارب ڈالر		
ترسیلاتِ زر[الف]	30.3	32.0-33.0
برآمدات (ایف او بی)[الف]	32.3	30.5-31.5
درآمدات (ایف او بی)[الف]	57.3	56.5-57.5
فیصد جی ڈی پی		
مالیاتی خسارہ[ب]	5.9	5.5-6.5
جاری کھاتے کا خسارہ	0.9	0.0-1.0

ماخذ: [الف] سالانہ منصوبہ 2024-25ء، [ب] وفاقی بجٹ 2024-25ء

پالیسی ریٹ میں کمی کے باوجود حقیقی سود کی شرحیں نمایاں طور پر مثبت ہیں۔ توقع ہے کہ زری پالیسی کے سخت موقف اور مسلسل مالیاتی یکجائی کے نتیجے میں مالی سال 25ء کے دوران مہنگائی کافی حد تک قابو میں رہے گی، جیسا کہ مالی سال 25ء کے بجٹ میں لکھا گیا ہے۔ مزید برآں، عمومی گرانی میں جون 2023ء سے عمومی کمی کا رجحان برقرار رہا ہے اور وہ ستمبر 2024ء میں گر کر 6.9 فیصد ہو گئی ہے جبکہ قوزی مہنگائی میں بھی حالیہ مہینوں میں کافی کمی آئی ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے پیش نظر مالی سال 25ء میں اوسط مہنگائی 11.5-13.5 فیصد کی قبل ازیں پیش گوئی کردہ حد سے بھی نیچے جا سکتی ہے۔ تاہم تیل کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، مالیاتی رساؤ اور غیر طے شدہ زراعانت اس پیش گوئی کو لاحق خطرات ہیں۔

اسٹیٹ بینک مالیاتی خسارے کو مالی سال 25ء میں 5.5 سے 6.5 فیصد کی حد میں رکھتا ہے جبکہ مالی سال 24ء میں یہ جی ڈی پی کا 6.8 فیصد تھا۔ یہ بہتری ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر آنے کی توقع ہے۔ اگرچہ براہ راست ٹیکس میں متوقع طور پر پچھلے سال کے اضافے کا رجحان جاری رہے گا تاہم توقع ہے کہ اقتصادی سرگرمیوں کی جاری رفتار، جس میں مالی سال 25ء کے دوران صنعت اور خدمات کے شعبوں کے پیش پیش رہنے کی توقع ہے، اور درآمدات میں اضافہ بالواسطہ ٹیکسوں کو مزید بڑھائے گا۔ دوسری طرف اخراجات میں بھی اضافہ ہوتے رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال 25ء کے بجٹ میں سماجی تحفظ کے لیے اخراجات میں نمایاں اضافہ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح معاشی نمو کو فروغ دینے کے لیے بجٹ میں مالی سال 25ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ رکھا گیا ہے۔

صنعت اور خدمات کے شعبوں میں معتدل توسیع کے مطابق مالی سال 25ء میں درآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں، اگرچہ بڑھتی ہوئی عالمی سیاسی کشیدگی کی بنا پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا خطرہ ہے تاہم اجناس کی قیمتیں بدستور کم ہیں۔ دوسری طرف برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات دونوں میں مالی سال 24ء کے رجحانات برقرار ہیں۔ ان رجحانات اور مستقبل کی متوقع پیش رفت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 25ء میں جی ڈی پی کے 0-1.0 فیصد کی حد میں رہے گا۔ دوسری طرف 7 ارب امریکی ڈالر کے ای ایف ایف پروگرام کی منظوری اور کثیر جہتی اور دوطرفہ قرض دہندگان سے بیرونی رقوم کی وصولی سے بیرونی بفرز کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔